45564 ـ كيا دو ماه كا حمل ساقط ہونے پرآنےوالا خون نفاس ہوگا ؟

سوال

ميں حاملہ تھی اوردو ماه بعد حمل ساقط ہوگيالهذاميں نے ايک محترمہ سے اس كے باره ميں شرعی حكم پوچھا كہ آيا ميں رمضان كےروزے ركھ سكتی اورنماز ادا كرسكتی ہوں ، تواس كا جواب تھا جی ہاں آپ روزے ركھيں اورنماز بھی ادا كريں ، اس ليے كہ ابھی بچے ميں روح نہيں پھونكی گئي تھی ، لهذا اسے استحاضہ ہی شمار كيا جائے گا ، لهذا بالفعل ميں نے روزے بھی ركھے اورنمازيں بھی ادا كيں ۔
ليكن مجھے ايک اور ڈاكٹر نے بتايا كہ آپ كو روزوں كی قضاء كرنا ہوگي ، اب آپ بتائيں كہ صحيح حكم كيا ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

سائلہ بہن آپ نے اس مسئلہ ميں جودو قول سنے ہيں اس كی وجہ اس مسئلہ ميں اختلاف ہے ، اس ليے اس ميں اہل علم كا صحيح قول يہی ہے كہ جب عورت متخلق يعنی وه بچہ جس كی تخليق واضح ہوچكي ہو كا حمل ساقط كرے تو وه نماز روزه چھوڑے گي اوراسے نفاس كا خون شمار كيا جائے گا ۔

ليكن اگر وه متخلق يعنی بچے كی شكل وصورت واضح نہ ہوئي ہو اوريہ حمل ساقط ہوجائے تو اسے نفاس شمار نہيں كيا جائے گابلكہ يہ خون فاسد ہوگا اورعورت نماز روزه كی ادائيگي كرے گي ، كم از كم مدت جس ميں بچے كی تخليق اورشكل وصورت واضح ہوتی ہے وه اكياسی (81) يوم ہيں ۔

اللجنۃ الدائمۃ (مستقل فتوی كميٹی) كے علماء كرام كہتےہيں :

جب بچے كی تخليق ہوچكی ہواور اس كے اعضاء ہاتھ پاؤں اورسر وغيره واضح ہوچكے ہوں ، تواس حالت ميں خون آتا رہے توچاليس يوم تک خون آنے كی حالت ميں خاوند كے ليے بيوی سے جماع كرنا حرام ہے ، ليكن اگر چاليس يوم سے قبل ہی خون بند ہوجائے توبيوی كے غسل كے بعد اس سےجماع كرنا جائز ہے ۔

ليكن اگر بچے كے اعضاء ظاہر نہ ہوئے ہوں اوراس كی تخليق واضح نہيں ہوئي تواس حالت ميں حمل ساقط ہونے خاوند اپنی بيوی سے جماع كرسكتا ہے چاہے خون آتا بھی ہو كيونكہ يہ خون نفاس كا خون شمار نہيں ہوگا ، بلكہ يہ خون فاسد ہے اس حالت ميں وه نماز بھی ادا كرے گي اورروزے بھی ركھے گی ۔

دیکھیں : فتاوی اللجنة الدائمة للبحوث العلمیة والافتاء (5 / 422) ۔

اورشیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے :

جب عورت ایسا حمل ساقط کرے جس میں انسان کی تخلیق واضح ہوچکی ہو اورسر پاؤں اورہاتھ وغیرہ واضح ہوچکے ہوں تواسے نفاس والی شمار کیا جائے گا ، اوراس کے احکام بھی نفاس والی عورت کے ہوں گے نہ تو وہ نمازادا کرے گي اورنہ ہی روزہ رکھے گي ، اورنہ ہی اپنے خاوند سے جماع کے لیے حلال ہے لیکن جب چالیس یوم مکمل ہوجائیں یا پھر اس سے قبل ہی پاک ہوجائے تواس پر غسل کرکے نماز ادا کرنی اورروزہ رکھنا واجب ہوگا ، اوراپنے خاوند کے لیے بھی حلال ہوجائے گی ---

لیکن جب عورت کا ساقط کردہ صرف ایک گوشت کا لوتھڑا ہوجس میں شکل وصورت واضح نہ ہوئي ہو یا پھر جما ہوا خون ہو تواس صورت میں حمل ساقط ہونے کے بعد آنے والا خون استحاضہ شمار ہوگا اسے نفاس کا حکم نہیں دیا جائے گا اورنہ ہی وہ حیض کے حکم میں ہوگا ۔

لھذا وہ عورت نمازبھی ادا کرے گي اورروزے بھی رکھے گی ، اوراپنے خاوند کے جماع کے لیے بھی حلال ہوگي --- اس لیے کہ وہ اہل علم کے ہاں استحاضہ کے حکم میں ہے ۔

دیکھیں : فتاوی الاسلامیة (1 / 243) ۔

اورشیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

اہل علم کا کہنا ہے : اگرتوانسان کی شکل وصورت واضح ہوچکی ہو تواس حالت میں ساقط ہونے کے بعد آنے والا خون نفاس شمار ہوگا ، جس میں عورت نہ تو نمازادا کرے گي اورنہ ہی روزہ رکھے گی ، اورخاوند بھی پاک صاف ہونے تک اس سے اجتناب کرے گا ۔

لیکن اگر ساقط ہونے میں تخلیق واضح نہ ہو تو اس حالت میں آنے والا خون نفاس شمار نہیں ہوگا بلکہ وہ خون فاسد ہے جس کی بنا پر نماز روزہ ترک نہیں کرے گی اورنہ ہی کچھ اور ۔

اہل علم کا کہنا ہے : بچے کی شکل وصورت واضح ہونے کی کم از کم مدت اکیاسی (81) یوم ہیں ----

دیکھیں : فتاوی المراة المسلمة (1 / 304 – 305)

واللہ اعلم .